استعمار کی بدولت ترکستانیوں کی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی تھی۔ تاریخی تبدیلیوں کے بارے میں مذکورہ مادی زاویۂ نظر سوویت تاریخ نگاری میں معروضیت کے فقدان کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان کے تجویز کردہ معیاروں کے مطابق ترکستان نے پہلے زاروں اور پھر سوویت حکمرانوں کے زیر تسلط اپنے ہمسایہ مسلم ممالک اور تیسری دنیا کے دیگر ملکوں کے مقابلے میں زیادہ ترقی کی ہے۔

سوویت مارکسی مؤرخین یہ تصوّر عام کرنا چاہتے تھے کہ اشتراکیت کو، جو اشمالیت کا لازمی مرحلہ ہے، ہر معاشرہ دوسرے نظاموں کو ترک کرتے ہوئے قطعی نظام کے طور پر اپنے ہاں رائج کردے۔ وہ اس سماجی اور ثقافتی یک رنگی کی جانب دھیان نہیں دے سکے جو روسی تسلط سے پہلے وسطی ایشیا کے رہنے والوں کے درمیان صدیوں سے موجود چلی آرہی تھی۔ تاہم مؤرخین اس حقیقت پر متفق دکھائی دیتے ہیں کہ وسطی ایشیا کے لوگ قومی اور نسلی اختلافات کے باوجود ایک گروہ ہی میں آتے ہیں اور ان کے درمیان یکجائی کا واحد عنصر مذہب ہے۔

زیرِ نظر تحقیقی مقالہ اپنے موضوع پر ایک اچھا تعارف ہے۔ اس میں تقریباً ان تمام سوویٹ مؤرخین کی تصنیفات کی تفصیل دے دی گئی ہے جنہوں نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔ تاریخی واقعات خوبصورتی سے بیان کردیے گئے ہیں کہ مسلم علاقے کس طرح مختصر مدت میں روس کے زیر نگیں ہو گئے تھے۔

مؤرخین، سماجی علوم کے ماہرین اور اہل علم وادب کے لئے یہ ایک کارآمد مطالعہ ہے۔

روس کی مقبوضہ مسلم ریاستیں
مؤلف: مفتی محمد رفیع عثمانی
ناشر: شعبۂ تحقیق متحدہ علماء کونسل پاکستان، اسلام آباد
صفحات: ۱۹
اشاعت: دسمبر ۱۹۹۱ء
قیمت: درج نہیں

معروف دینی ادارے "دارالعلوم کراچی" کے مفتی محمد رفیع عثمانی نے اپنے اس کتابچے میں جو ۱۹۸۹ء میں کسی وقت تحریر کیا گیا تھا، روس کے اشتراکی انقلاب (۱۹۱۷ء) کے بعد اندجان کے ایک صاحب علم مہاجر اعظم ہاشمی کے حوالے سے وسطی ایشیا کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا تذکرہ کیا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے مسلم ممالک میں کمیونسٹوں کے ہتھکنڈوں کا جائزہ لیا ہے اور بالخصوص جس طرح انہوں نے افغانستان میں پنجے گاڑھنے کی کوشش کی۔ اس موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے افغان جہاد کی متوقع کامیابی کا تذکرہ کیا ہے جو ایک حد تک کامیاب ہوچکا ہے۔